خانقاہ

رمز و ایما اس زمانے کے لیے موزوں نہیں
اور آتا بھی نہیں مجھ کو سخن سازی کا فن
'قُم باذن اللہ' کہہ سکتے تھے، جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گور کن!

☆☆☆☆☆☆

اِبلیس کی عرضداشت

کہتا تھا عزازیل خداوند ِجہاں سے
پر کالۂ آتش ہوئی آدم کی کفِ خاک!
جمہور کے ابلیس ہیں اربابِ سیاست
باقی نہیں اب میری ضرورت تہِ افلاک!

☆☆☆☆☆☆

شیخِ مکتب سے

شیخ ِ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے رُوحِ انسانی
نکتہ دلپذیر تیرے لیے
کہہ گیا ہے حکیم قاآنی
''پیشِ خورشید بر مکش دیوار
خواہی ار صحنِ خانہ نورانی''

☆☆☆☆☆☆

شاہیں

کیا میں نے اُس خاک داں سے کنارا
جہاں رزق کا نام ہے آب و دانہ
بیاباں کی خلوت خوش آتی ہے مجھ کو
ازل سے ہے فطرت مری راہبانہ
نہ بادِ بہاری، نہ گل چیں، نہ بلبل
نہ بیماریٔ نغمۂ عاشقانہ